اتوار
۲۸۔ اگست ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۹۰ | اتوار ۔۱۹۔ ربیع الاول ۔۱۴۱۵ھ ' ۲۸۔ظہور ۱۳۷۳ ہش ' ۲۸۔ اگست ۱۹۹۴ء

تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں

اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اگر خدا نے چاہا) بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایت اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بنا دے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے۔ جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے۔ تو اصل مقصد اس کا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ۔ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بیکار ہو جائیں اور کوئی نفع نہ دیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳)

ہماری بقاء کیلئے اتفاق ضروری ہے جس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو متقی لوگ ہیں وہ فسادوں پر غالب آجایا کرتے ہیں۔ ان کا تقویٰ' ان کا انکسار بدیوں کو زائل کر دیتا ہے۔ اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو اتفاق کا نسخہ پیش فرمایا ہے اگر اس نسخے کو سامنے رکھیں تو ایک لحہ بھی یہ لڑائی جاری نہیں رہ سکتی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

"سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" اگر تم میرے ہو مجھ سے وابستہ ہو تو ایک کام کرو۔ بے شک اپنے آپ کو سچے سمجھو۔ لیکن تذلل جھوٹوں والا ہو۔ ایسے آدمی کی طرح زمین پر گر جاؤ اور انکساری دکھاؤ جیسے جھوٹے پر جب ثابت ہو جاتا ہے تو وہ جھکتا ہے اور معافیاں مانگتا ہے اور اپنے آپ کو کوستا ہے کہ مجھ سے کیا غلطی سرزد ہو گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنے آپ کو جھوٹا کہو کیونکہ سچے ہو کر اپنے آپ کو جھوٹا تو کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے سمجھتے رہو سچا۔ میں اس سے تمہیں نہیں روکتا۔ کوئی تو بیچ میں سے سچا ہو سکتا ہے۔ کیسی پاکیزہ نصیحت ہے۔ اس فقرے پر اس کی بناوٹ پر غور کر کے دیکھیں۔ اپنے اندر کتنا عظیم عرفان رکھتا ہے فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" جھوٹا نہ بنو۔ لیکن تذلل وہی ہو۔ گر جاؤ۔ انکساری دکھاؤ۔ کہو ہمارا ہی قصور ہے۔ ہمیں معاف کر دیں۔ یہ نسخہ استعمال نہیں کرتے اور جھوٹے بھی سچے بن رہے ہوں تو پھر کیسے اصلاح ہو؟ جب جھوٹے سچے بنتے ہوں کہ ہم اس کو نیچا دکھائیں گے تو دل ٹھنڈا ہو گا۔ ان کی آگ نہیں بجھتی۔۔ وہ آگ دوسرے سینوں کو بھی جلاتی ہے اور آگ اور نور میں ایک فرق ہے۔ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان پر غور کریں تو وہ نور ہے جس کی طرف بلایا جا رہا ہے آگ کی طرف نہیں بلایا جا رہا۔ حضرت موسیٰ آگ سمجھ کر گئے تھے تو ملا نور ہی تھا۔ اور نور ہی ہے جو زندگی بخشتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک نور تھے۔ اور یہ نور گھروں میں پھیلا ہے۔ اگر تمہارے سینے جل رہے ہوں۔ ان میں بغض ہو۔ ان میں حسد ہو۔ ان میں تکبر ہو۔ ان میں شعلہ پن ہو تو پھر دوسرے دلوں میں آگ لگاؤ گے نور نہیں پھیلا سکتے۔ پس اتفاق کی برکت جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے توجہ دلائی ہے ہماری بقا کے لئے ضروری ہے ناممکن ہے کہ ہم بغیر اتفاق کے زندہ رہ سکیں۔ اور ایسے اتفاق کے بغیر جس کی طرف (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بلاتے ہیں۔ ہمارا نور دنیا میں پھیل نہیں سکتا۔ ہماری طاقتیں آپس میں الجھ کے ہی ختم ہو جائیں گی۔

(از خطبہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۹۴ء)

چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔ اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہفتہ تحریک جدید دو ستمبر تا ۹۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

○ "اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مرد اے عورت تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

۱۔ حسب سابق امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔

۲۔ دو ستمبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ پڑھا جائے۔

۳۔ جن افراد کے ذمہ جس قدر چندہ باقی ہے اس کی وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین گھر بہ گھر جا کر وصولی کی کوشش کریں۔

۴۔ جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں ان سے معیار کے مطابق وصولی کی جائے۔ اور ٹارگٹ پورا کر کے اپنی جماعت کو خصوصی دعاؤں کا مستحق بنائیں۔

۵۔ مخیر احباب کو صف اول / دوم کے معاونین خصوصی میں شامل کیا جائے۔

۶۔ ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے تعاون کرنے والے احباب کے نام دعا کے لئے دفتر کو بھجوائے جائیں۔

(وکیل المال اول)

ولادت

○ مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ سعدیہ بیگم عزیزم میجر ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳۔ اگست ۹۴ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود برادرم مکرم چوہدری عطاء الرحمان صاحب جنرل مینیجر واپڈا (ریٹائرڈ) کا پوتا اور محترم چوہدری علی اکبر (وفات یافتہ) سابق نائب ناظر تعلیم کا پڑپوتا ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک صالح اور عمر پانے والا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۸- ظہور ۱۳۷۳ ہش — ۲۸- اگست ۱۹۹۴ء

جُھکنے کی اہمیت

کہتے ہیں کہ پھلدار ٹہنی جھک جاتی ہے اور یہ بات کہی اس لئے جاتی ہے تاکہ سمجھایا جائے کہ اگر آپ میں اچھائی ہے تو آپ کو انکسار سے کام لینا چاہئے۔ آپ کو دوسروں کے سامنے اس طرح جھک جانا چاہئے کہ وہ جھکی ہوئی ٹہنی کی طرح آپ کے پھل توڑ کر کھائیں اور فائدہ پہنچائیں۔ یعنی یہ جھکنا دوسروں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو معاشرہ بنتا ہی اس طرح ہے کہ اس میں کچھ لوگ دوسروں کو اپنے سے متمتع ہونے کا موقعہ دیں۔ اس بات کا تو انکار نہیں ہو سکتا کہ سب لوگ تو ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کچھ امیر ہیں کچھ غریب۔ کچھ تواضع کرنے والے ہیں کچھ تواضع کروانے والے۔ کچھ مدد کے محتاج ہیں اور کچھ مدد کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ پس معاشرہ کی یہ کیفیت ہونے کی وجہ سے لازمی ہے کہ پھلدار درخت جھکے اور دوسرے لوگ اس کے پھل کھائیں یعنی جو لوگ مدد کرسکتے ہیں وہ دوسروں کی مدد کریں۔

یہ وہ صورت ہے کہ پہلے پھل لگتا ہے اور پھر ٹہنی جھکتی ہے۔ ایک اور بھی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے جھکا جائے اور پھر پھل لگے۔ لگتی تو عجیب سی بات ہے۔ لیکن ہے درست۔ یہ جھکنا ہے خدا کے آگے۔ خدا کے آگے انسان جھکے تو اس کو جو کچھ ملے گا وہ اس پھل سے بھی بڑھ کر ہوگا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ انسان انکسار اور عجز کا مظاہرہ کرے۔ اپنے آپ کو تہی دست سمجھے اور خدا تعالیٰ کی مدد کا طلبگار ہو اور اس حالت میں اس کے آگے جھکے۔

خدا تعالیٰ کے آگے خلوص اور دردمندی کے ساتھ جھکنے والے کے لئے ساری دنیا مسخر کردی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا سب کچھ اس کے آگے رکھ دیتا ہے۔ ہر چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ جو خدا کا ہے دنیا کی ہر چیز اسی کی ہے۔

جھکنا تو دونوں طرح ہوتا ہے۔ پھل لگے تو ٹہنی جھکے اور ٹہنی جھکے تو پھل لگیں۔ پہلا جھکنا بھی خوب ہے اور نہایت ضروری ہے لیکن دوسری طرح کے جھکنے کی تو بات ہی کیا ہے۔ انسان تہی دست ہو کر جھکتا ہے۔ مدد کا طالب ہوتا ہے اپنے وجود کی نفی کرتا ہے۔ تو اس کی یہ فنا اسے بقا عطا کر دیتی ہے۔ اس کی جھولیوں کو بھر دیتی ہے۔ جھولیاں ہی کیا ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔ وہ خدا کا ہو جاتا ہے اور خدا کی دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔

پس آیئے ہم دونوں طرح جھکیں پھلدار ٹہنی کی طرح بھی اور بے یارومددگار ہو کر بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دونوں طرح جھکنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دونوں طرح کے جھکنے کو برکات کا موجب بنائے۔

ہے بات سمجھنے کی سمجھ جائیں تو اچھا
کردار کی میزان میں تُلتا ہے ہر اک شخص
دھونے کو تو پانی بھی عجب چیز ہے لیکن
قطرے ہوں ندامت کے تو دُھلتا ہے ہر اک شخص

ابوالاقبال

یک جامِ مے

جس کے ہر جرعۂ پُرکیف میں ہو لطفِ حیات
جس کا ہر شعلہ ہو صد غیرتِ قندیلِ نجات
جس کی مستی میں جھلکتا ہو مسرت کا ثبات
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

جس سے تلواروں کی چھاؤں میں بھی جینا آجائے
جس سے ہر گام پہ مرنے کا قرینہ آجائے
جس سے ساحل پہ امیدوں کا سفینہ آجائے
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

حلقۂ موجِ تلاطم میں ترانہ بن جائے
عشرتِ خلد در آغوش فسانہ بن جائے
بیخودی ہوش کا خوددار بہانہ بن جائے
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

پھر حقائق کے حسیں برق و شرر جاگ اٹھیں
جلوۂ طور لئے شمس و قمر جاگ اٹھیں
دل کی بستی میں بہاروں کے اثر جاگ اٹھیں
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

تیری آنکھوں کی قسم میرے ارادے ہیں بلند
میری ہر تارِ نظر چرخِ بریں کی ہے کمند
خاک پہنچائے گی مجھ کو یہ زمیں کوئی گزند
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

مجھ کو آئینۂ تقدیس و وفا بننا ہے
شعلۂ طور کی دہکی سی ضیاء بننا ہے
ساری دنیا کے لئے راہنما بننا ہے
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

گردشِ چرخِ کہن سے مجھے ٹکرانا ہے
جگمگاتی ہوئی تقدیر سے لڑ جانا ہے
موت کا رازِ حسیں دہر کو سمجھانا ہے
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

جام اک جامِ حسیں مجھ کو پلا کر ساقی
میری پُرشوق نگاہوں میں سما کر ساقی
مجھ کو دیوانگیٔ عشق عطا کر ساقی
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

اشارے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ایک پاک دعا

میں عبداللہ بن عمروؓ کی شہادت سے بتا چکا ہوں کہ آنحضرتؐ کو بدی سے کیسی نفرت تھی۔ اور بدی کرنا یا بد خلقی کا اظہار کرنا تو الگ رہا۔ آپؐ بدکلامی اور بدگوئی تک سے محترز تھے۔ اور باوجود ہر قسم کے عسر و یسر میں سے گذرنے کے کسی وقت اور کسی حال میں بھی آپؐ نے نیکی اور تقویٰ کو نہیں چھوڑا۔ اور آپؐ کے منہ پر کوئی نازیبا لفظ کبھی نہیں آیا۔ جو ایک عظیم الشان معجزانہ طاقت کا ثبوت ہے۔ جو آپؐ کے ہر کام میں اپنا جلوہ دکھا رہی تھی۔

اب میں ایک اور ثبوت پیش کرتا ہوں کہ آپؐ بدی اور اور ظلمت سے سخت متنفر تھے۔ اور آپؐ کے دل کے ہر گوشہ میں نور ایمان متمکن تھا۔ اور وہ ثبوت آپؐ کی ایک دعا ہے جو آپؐ کے دلی جذبات کی مظہر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپؐ صبح کی سنتوں کے بعد یہ دعا مانگتے:۔

(-) ترجمہ۔ یعنی اے اللہ میرے دل کو نور سے بھر دے۔ اور میری دائیں طرف بھی نور کر دے۔ اور بائیں طرف بھی۔ اور میرے اوپر بھی نور کر دے۔ اور نیچے بھی نور کر دے۔ اور نور کو میرے آگے بھی کر دے اور پیچھے بھی کر دے۔ میرے لئے نور ہی نور کر دے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سننے کا اتفاق مجھے اس طرح ہوا۔ کہ میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک دن سویا۔ جو رسول کریمؐ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں اور میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس اس طرح دعا مانگتے تھے۔ اور نماز پڑھتے تھے۔ پس یہ دعا ایسے خلوت کے وقت کی ہے کہ جس وقت انسان اپنے خدا سے آزادی کے ساتھ اپنا حال دل عرض کرتا ہے۔ اور اگرچہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی سے انسان کے خفیہ سے خفیہ خیالات کو جانتا ہے پھر بھی چونکہ فطرت انسانی اسے عرض حال پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے بہتر سے بہتر وقت جس وقت انسان کی حقیقی خواہشات کا علم ہو سکتا ہے۔ وہ وقت ہے کہ جب وہ سب دنیا سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں اپنے رب سے عاجزانہ التجا کرتا ہے کہ میری فلاں فلاں خواہش کو پورا کر دیں یا فلاں فلاں انعام مجھ پر فرما دیں۔ غرض کہ یہ دعا ایسے وقت کی ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے سوا آپؐ کا محرم راز اور کوئی نہ تھا۔ اور صرف ایک نابالغ بچہ اس وقت پاس تھا۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو علیحدہ رکھ کر چپکے چپکے آپؐ کے اعمال و حرکات کا معائنہ کر رہا تھا۔

اب اس دعا پر نظر ڈالو۔ کہ یہ کس طرح آپؐ کے تقوے اور طہارت پر روشنی ڈالتی ہے۔ میں بتا چکا ہوں کہ آپؐ ہر ایک قسم کی بدکلامی و بدگوئی' بداخلاقی اور بداعمالی سے پاک تھے۔ اور یہی نہیں کہ پاک تھے' بلکہ آپؐ کو بدی سے سخت نفرت اور نور اور نیکی اور تقوے سے پیار تھا۔ اور یہی انسانی کمال کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ ہے۔ یعنی وہ بدی سے بچے۔ اور تقوے کی زندگی بسر کرے۔ ظلمت سے متنفر ہو۔ اور نور سے محبت رکھے۔ مگر اس حدیث سے پچھلی حدیث پر اور بھی روشنی پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ پچھلی حدیث سے تو یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ آپؐ بدی سے متنفر تھے۔ مگر اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فعل بالارادہ تھا۔ عادتاً یا فطرتاً نہ تھا۔ اور یہ اور بھی کمال پر دلالت کرتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے کام انسان عادتاً کرتا ہے یا فطرتاً بعض کاموں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اور بعض سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ دنیا میں دیکھے جاتے ہیں کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ یا چوری نہیں کرتے۔ اور ان کے جھوٹ سے بچنے یا چوری نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں ہوتی۔ کہ وہ جھوٹ سے دل میں سخت متنفر ہیں۔ یا چوری کو برا جانتے ہیں۔ بلکہ ان کا یہ کام صرف ان کی نیک فطرت کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ صرف عادت کے نہ ہونے کی وجہ سے ان بدیوں سے بچتے ہیں اگر ان کی عادت انہیں ڈال دی جائے۔ تو وہ ان افعال کے مرتکب بھی ہو جائیں ایسا ہی بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ کسی نہ کسی وجہ سے رحم مادر سے ہی ان کے غصہ یا غضب کی صفت میں ضعف آچکا ہوتا ہے۔ اور وہ باوجود سخت سے سخت اسباب طیش انگیز کے بھی اظہار غضب نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا دل غیرت و حیا کے جذبات سے بالکل خالی ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اگرچہ نرم دل کہلائیں گے۔ لیکن ان کا غضب سے بچنا ان کی صفات حمیدہ میں سے نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ یہ ان کا کمال نہیں بلکہ قدرت نے ہی انہیں ان جوشوں سے مبرّا رکھا ہے۔ لیکن ایک ایسا انسان جو غضب سے صرف اس وجہ سے بچتا ہے کہ وہ اسے برا جانتا ہے۔ اور رحم سے محبت رکھتا ہے اور باوجود اس کے کہ اسے طیش دلایا جائے اپنے جوشوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ وہ تعریف کے لائق ہے۔ اور پھر وہ شخص اور بھی قابل قدر ہے۔ کہ جس کے افعال اس سے بالارادہ سرزد ہوتے ہیں نہ خود بخود۔

رسول کریمؐ کا اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنا کہ یا اللہ مجھے ظلمت سے بچا کر نور کی طرف لیجا اور بدی سے مجھے بچا لے۔ ثابت کرتا ہے کہ آپؐ کا بدکلامی یا بداخلاقی سے بچنا اس تقوے کے ماتحت تھا۔ جس سے آپؐ کا دل معمور تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپؐ خدا تعالیٰ سے دعا بھی مانگتے تھے۔ ورنہ جو لوگ نیکی کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی فطرت کی وجہ سے بعض گناہوں سے بچے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ ان سے بچنے کی دعا یا خواہش نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کے لئے ان اعمال بد کا کرنا نہ کرنا برابر ہوتا ہے۔ اور ان سے احتراز صرف اس لئے ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش میں ہی کسی نقص کی وجہ سے بعض جذبات میں کمی آجاتی ہے۔ جن کے استعمال سے خاص خاص بدیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس بات کے ثابت کرنے کے بعد کہ آنحضرت ﷺ کے تمام اعمال بالارادہ تھے۔ اور اگر کسی کام سے آپؐ بچتے تھے۔ تو اسے برا سمجھ کر اس سے بچتے تھے نہ کہ عادتاً۔ اور اگر کوئی کام آپ کرتے تھے۔ تو اسی لئے کہ آپؐ اسے نیک سمجھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ جانتے تھے۔ اب میں اس دعا کی تشریح کرنی چاہتا ہوں۔ تا معلوم ہو کہ آپؐ کے بدی سے تنفر اور نیکی سے عشق کا درجہ کہاں تک بلند تھا۔

انسان جو کرتا ہے اس کی اصل وجہ اس کے دل کی ناپاکی اور عدم طہارت ہوتی ہے۔ اگر دل پاک ہو۔ تو گناہ بہت کم سرزد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پھر جو گناہ ہو گا وہ غلطی سے ہو گا۔ یا نافہمی سے۔ نہ کہ جان بوجھ کر۔ ہاں جب دل گندہ ہو جائے تو اس کا اثر روح اور اعضاء پر پڑتا ہے۔ اور وہ قسم قسم کے گناہوں کا ارتکاب شروع کر دیتے ہیں۔ ایک چور بے شک اپنے ہاتھ سے کسی کا مال اٹھاتا ہے۔ لیکن ہاتھ ایک باطنی حکم کے ماتحت ہو کر کام کر رہا ہے۔ اور اصل باعث وہ دل کی حرص ہے جس نے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ غیر کا مال اٹھا لے۔ اسی طرح ایک جھوٹا جھوٹ بولتا ہے۔ تو گو خلاف واقعہ کلمات اس کی زبان پر ہی جاری ہوتے ہیں۔ لیکن نہیں کہہ سکتے کہ زبان نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ وہ دل کے اشارہ پر کام کرتی ہے۔ اور اسے جس طرح اس کا حکم پہنچا۔ اس نے کام کر دیا۔ اسی لئے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:۔

(-) جسم انسانی میں ایک لوتھڑا ہے کہ جب وہ درست ہو جائے۔ سب جسم درست ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جاتا ہے۔ سب جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار ہو کر سنو۔ کہ وہ دل ہے۔ پس دل کے نیک ہونے سے جو روح سے بھی نیک اعمال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے خراب ہو جانے سے ہاتھ پاؤں آنکھیں کان اور زبان سب خراب ہو جاتے ہیں۔

اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے اپنی دعاؤں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ الٰہی میرے دل میں نور بھر دے۔ جب دل میں نور بھر اگیا۔ تو پھر ظلمت کا گذارہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور گناہ ظلمت سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

جس طرح گناہ دل سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح دل کو خراب کرنے کے لئے کوئی بیرونی سامان ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے دل اپنی اصل حالت سے نکل جاتا ہے۔ اس لئے رسول کریم ﷺ نے دل میں نور بھرنے کی درخواست کے بعد دعا فرمائی۔ کہ جن ذریعوں سے قلب انسانی بیرونی اشیاء سے متاثر ہوتا ہے۔ ان میں بھی نور ہی بھر دے۔ یعنی آنکھوں اور کانوں کو نورانی کر دے۔ میری آنکھیں کوئی ایسی بات نہ دیکھیں کہ جس کا دل پر خراب اثر پڑے۔ نہ کان وہ باتیں سنے۔ جن سے دل بدی کی طرف مائل ہو۔ پھر اس سے بڑھ کر آپؐ نے یہ سوچا کہ کان اور آنکھیں بھی تو آخر وہی سنتے اور دیکھتے ہیں جو ان کے ارد گرد ہوتا ہے۔ اگر ارد گرد ظلمت کے سامان ہی نہ ہوں۔ اور بدی کی تحریک اور میلان پیدا کرنے والے ذرائع ہی مفقود ہوں۔ تو پھر انہوں نے دل پر کیا خراب اثر ڈالنا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:۔

(-) اے اللہ میری بینائی اور شنوائی کو نور سے منوّر کر کے یہ بھی کر کہ میرے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے جہات ستہ میں نور ہی نور ہو جائے اور جن باتوں سے آنکھوں اور کانوں کے ذریعہ دل پر برا اثر پڑتا ہے وہی میرے ارد گرد سے فنا ہو کر ان کی بجائے تقویٰ اور طہارت کے پیدا کرنے والے نظارے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیں۔ پھر اس خیال سے کہ پوشیدہ در پوشیدہ ذرائع سے بھی دل ملوث ہوتا ہے۔ فرمایا۔ کہ (-) میرے لئے نور کے دروازے کھول دے۔ ظلمت سے میرا کچھ تعلق ہی نہ رہے نور ہی نور سے میرا واسطہ ہو۔ اس دعا کو پڑھ کر ہر ایک تعصب سے کورا آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ بدیوں سے کیسے متنفر تھے۔

تقویٰ ہر ایک فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

۱۸- نومبر ۱۹۱۰ء وہ تاریخی دن ہے جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول حضرت بانی سلسلہ عالیہ کو بتائی گئی ایک خدائی خبر کے مطابق حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی کوٹھی سے واپس تشریف لاتے ہوئے گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کی پیشانی پر شدید چوٹیں آئیں- یہ جمعہ کا روز تھا اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آج جمعہ کے بعد کیسا دردناک حادثہ پیش آنیوالا ہے- مگر تصرفات الٰہیہ کے ماتحت اس دن حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے جو خطبہ پڑھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کسی آنے والی گھڑی کو دیکھتے ہوئے اپنی جماعت سے الوداعی خطاب فرما رہے ہیں چنانچہ آپ نے اس روز جو کچھ فرمایا اس کے چند فقرات ملاحظہ ہوں- فرمایا-

”میری آرزو ہے کہ میں تم میں ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو (-)- قرآن سمجھنے والی ہو- میرے مولیٰ نے بلا امتحان اور بغیر مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں- جن کو میں گن بھی نہیں سکتا- وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے- وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے- وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے- وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے- اس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے ہیں- بیوی بچے دیئے مخلص اور سچے دوست دیئے- اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے- پھر مطالعہ کے لئے وقت- صحت- علم- سامان دیا- اب میری آرزو ہے اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امید رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرنے والے (-) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار (-) ہوں- اور تم میں سے ایک جماعت ہو جو قرآن مجید (-) پر چلنے والی ہو- اور میں دنیا سے رخصت ہوں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرا دل ٹھنڈا ہو- دیکھو میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا- نہ تمہاری نذر و نیاز کا محتاج ہوں میں تو اس بات کا امیدوار بھی نہیں کہ کوئی تم میں سے مجھے سلام کرے- اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی کہ تم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جاؤ (-)

اب ہم اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں- جناب ایڈیٹر صاحب الحکم کا بیان ہے- کہ

”۱۸- نومبر ۱۹۱۰ء کو بعد نماز جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول گھوڑے پر سوار ہو کر نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے- نواب صاحب ۱۷- نومبر کو قادیان آئے تھے- اس لئے حضرت از راہ محبت و شفقت جو آپ کو اپنے خدام سے ہے- ان سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے- علاوہ ازیں چونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صاحبزادی نواب صاحب کے گھر میں ہے- حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کو میں نے دیکھا کہ وہ بنت حضرت بانی سلسلہ کا جائز احترام مدِّ نظر رکھتے ہیں- اور اس سے اس محبت کا پتہ لگتا ہے- جو آپ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ سے ہے- واپسی پر گھوڑی نہایت بیخودی اور سرکشی سے آ رہی تھی- ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی بیان کرتے ہیں- گھوڑی ایسی تیز اور بے خود تھی- اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاول ایسی قوت اور اطمینان کے ساتھ اس پر بیٹھے تھے کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا- میں نے بڑے بڑے سوار دیکھے ہیں مگر حضرت کی شان اس وقت نرالی تھی- آخر گھوڑی ایک تنگ کوچہ میں ہو کر گذری- اور حضرت زمین پر آ رہے- اور پیشانی میں سخت چوٹ آئی-

یہ پہلا موقعہ آپ کے ثبات و استقلال کے امتحان کا تھا- حضرت نے گھوڑی سے گر کر کسی قسم کی گھبراہٹ و اضطراب کا اظہار نہیں کیا- آپ کو اٹھایا گیا- اور زخم پر پانی بہایا گیا آپ پورے استقلال کے ساتھ اٹھے- اور پیدل چلے آئے- بالآخر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش اور ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب نے زخموں کو درست کیا- اور بدوں کلوروفارم کے عمل کے زخم کو سی دیا- حضرت کی عمر ۸۰ سال کے قریب ہے- اور علی العموم آپ پر اسہال کی بیماری حملہ کرتی رہتی ہے- لیکن دیکھنے والے دیکھتے تھے کہ زخم کے سیئے جانے کے وقت آپ کے چہرہ پر یا بدن کے کسی حصہ میں کوئی شکن تک نہیں پڑا- استقلال اور ضبط نفس کا ایسا نمونہ تھا کہ وہ کامل ایمان کے بدوں ناممکن ہے-“

اس واقعہ کو سن کر جب مردوں اور عورتوں کا اژدحام ہو گیا تو آپ نے عورتوں کو یہ پیغام دیا- کہ

”ان سے کہدو کہ میں اچھا ہوں- میں گھبراتا نہیں- اور نہ میرا دل ڈرتا ہے- وہ سب اپنے گھروں کو چلی جائیں اور اپنا نام لکھوا دیں- میں ان کے لئے دعا کروں گا-“

پھر اپنے خدام سے فرمایا- کہ

”میں تمہارے لئے دعا کروں گا-“

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں-

”میں نے ایک موقعہ پر کسی ذریعہ سے عرض کیا- کہ اگر پسند کریں- تو حاذق الملک کو دہلی سے بلواؤں- اور مجھے یقین تھا- اور (-) ہے کہ وہ حضرت کی علالت کی خبر پا کر فوراً آ جائیں- اور ان کے طبی مشورہ کی ضرورت ہو- تو وہ خوشی سے دیں- مگر اس کا جواب جو آپ نے دیا- وہ آب زر سے لکھنے میں بھی پوری قدر نہیں پاتا- فرمایا-

”خدا پر توکل کرو- میرا بھروسہ نہ ڈاکٹروں پر ہے نہ حکیموں پر میں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں- اور اسی پر تم بھروسہ کرو-“

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب جو تقسیم ملک کے بعد لائلپور میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں آپ نے وفات پائی- ان کا بیان ہے- کہ آپ سرخ رنگ کی ایک گھوڑی پر سوار ہو کر اس گلی میں سے آ رہے تھے- جو مہرالدین آتشباز کے مکان کے قریب ہے گھوڑی بہت بدکنے والی تھی- چنانچہ وہ بدک گئی- اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا پاؤں رکاب میں اٹک گیا- اور آپ ایک طرف کو لٹک گئے- میں نے دیکھا اور فوراً بھاگ کر لگام پکڑ لی- میں جوان تھا- میں نے گھوڑی کو چھوڑا نہیں- وہ مجھے دھکیل کر آٹھ دس قدم تک لے گئی اتنے میں آپ کا پاؤں رکاب سے نکل گیا- اور آپ ایک کھنگر پر گرے- جس کی وجہ سے آپ کی کنپٹی پر چوٹ آئی- جو بعد میں ناسور بن گئی- اور یہ ناسور آپ کی وفات تک باقی رہا- آپ گرنے سے بیہوش ہو گئے- میں نے آپ کو اٹھایا- اور چونکہ یہ واقعہ میرے مکان کے سامنے پیش آیا تھا- اس لئے اپنی اہلیہ کو آواز دی- وہ چارپائی اور کپڑا لے آئیں- اور آپ چارپائی پر لیٹ گئے آپ کے سر میں پانی ڈالا- مگر خون بند نہ ہوا- میں نے اپنی پگڑی سے خون صاف کیا- جو نصف کے قریب خون آلود ہو گئی- تھوڑی دیر کے بعد ہوش آئی- تو فرمایا حضرت بانی سلسلہ کی بات پوری ہو گئی- اور میرے دریافت کرنے پر کہ کون سی؟ فرمایا کیا آپ نے اخبار میں نہیں پڑھا کہ حضرت بانی سلسلہ نے میرے گھوڑے سے گرنے کی خواب دیکھی تھی-

میری اہلیہ نے عرض کیا- دودھ لاؤں- فرمایا- نہیں میں دودھ کا عادی نہیں اس سے مجھے اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے- پھر آپ کو چارپائی پر ہی اٹھا کر آپ کے مکان پر حکیم غلام محمد صاحب امرتسری آپ کے شاگرد اور غلام محی الدین صاحب جو بچوں کے خادم تھے وغیرہما اٹھا کر لے گئے- میں بھی ساتھ تھا لیکن چارپائی اٹھانے کا مجھے موقعہ نہیں ملا-

تیسرے روز حکیم غلام محمد صاحب موصوف آئے اور کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اول خون آلود پگڑی منگواتے ہیں- میں ان کے ساتھ حاضر ہوا- تو فرمایا- وہ پگڑی ہمیں دیدو- میرے توقف پر آپ میرا مطلب سمجھ گئے اور فرمایا- اچھا اسے دھلا لو اور استعمال کرو لیکن ٹکڑے کر کے لوگوں میں تقسیم نہ کرنا اور مجھے ایک نئی پگڑی بھی عنایت کی احباب پگڑی دیکھنے آتے اور ان کی خواہش ہوتی کہ پگڑی انہیں مل جائے- لیکن میں نے حسب ارشاد اسے دھلا لیا اور دونوں پگڑیاں استعمال کر لیں-

---

یاد دہانی ہمیشہ فائدہ مند ہوتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں-

مسیحیوں کے نزدیک جس میں سب خوبیاں ہوں اور جو سب عیبوں سے پاک ہو- وہ با اخلاق ہوتا ہے- باقی مذاہب والے بھی تھوڑے بہت اسی طرف گئے ہیں- مگر اسلام کہتا ہے کہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں وہ اچھے اخلاق والا ہے- اور جس کی بدیاں زیادہ ہوں- وہ بد اخلاق ہے- ساری عمر نیکیاں کرتا رہے اور ایک بدی کا مرتکب ہو جائے تو بد اخلاق ہو گا لیکن اسلام کہتا ہے جو شخص کوشش کر کے کثرت کے ساتھ خوبیاں پیدا کر لیتا ہے اس میں اگر بعض عیوب بھی ہوں جن کو خوبیاں چھپا لیں تو وہ با اخلاق ہے-

اصل بات یہ ہے کہ دیگر مذاہب والے سمجھتے ہیں شریعت تحکم ہے اس کے احکام کی کوئی وجہ نہیں- اس لئے ذرا کوئی حکم توڑا اور انسان پکڑا گیا گویا شریعت تعزیرات کے طور پر ہے مگر اسلام کہتا ہے اخلاق اور شریعت کے احکام اپنی ذات میں مقصود نہیں بلکہ یہ تو ورزشیں ہیں جو انسان میں دلی پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے ہیں- ان کے ذریعے مشق کرائی جاتی ہے تاکہ پاکیزگی پیدا ہو- اس لئے اگر کسی مشق میں کوئی غلطی ہو جائے تو یہ نہیں کہ ضرور اس کی سزا دی جائے تاوقتیکہ اس غلطی سے مشق کی اصل غرض کو نقصان نہ پہنچتا ہو- اور اصل مقصود فوت نہ ہو جاتا ہو- جیسے مثلاً سکول میں اگر کوئی لڑکا دس سوالوں میں سے ایک درست نہ نکالے تو اسے سزا نہیں دی جائے گی- اسی طرح ڈاکٹر غلطیاں بھی کرتے ہیں- لیکن اگر ان کے علاج سے لوگوں کو صحت ہو تو ڈاکٹر سمجھے جاتے ہیں- پس اگر کسی میں بعض نقص رہ بھی جائیں تو بھی وہ با اخلاق سمجھا جا سکتا ہے- لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی کہے اچھا میں اور کوئی برائی نہیں

باقی صفحہ ۵ پر

سید ظہور احمد شاہ

شجر کاری

درخت لگانے کے بے شمار فوائد ہیں۔ درخت ہم کو ہر قسم کے لذیذ اور توانائی سے بھر پور پھل مہیا کرتے ہیں۔ درخت ہمارے ماحول میں ایک ایسی خوبصورتی پیدا کرتے ہیں جسے کسی اور مصنوعی ذریعہ سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے ملک میں سال میں آٹھ مہینے گرمی رہتی ہے جس کو کم کرنے کے لئے درخت سے بہتر آلہ آج تک کوئی سائنس دان ایجاد نہیں کر سکا۔ جہاں درخت موجود ہوں گے وہاں قدرتی طور پر نمی زیادہ ہو گی اور اس وجہ سے درجہ حرارت قدرتی طور پر کم ہو گا۔ درخت سایہ بہم پہنچانے کے علاوہ ماحول کو پاک صاف رکھتے ہیں۔ ہوا میں آکسیجن کی مقدار کو بڑھاتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو کم کرتے ہیں اور اس طرح ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے میں مد ثابت ہوتے ہیں۔ درخت زمینداروں کے لئے تحفہ خداوندی ہیں۔ یہ پانی کو بہنے سے روکتے ہیں اور زمین کے کٹاؤ کو بھی روکنے کا موجب بنتے ہیں۔ زمین کو دلدل ہونے سے بچاتے ہیں۔ سیم اور تھور پر قابو پانے میں مدد دیتے ہیں۔ ایسے رقبے جہاں زمیندار اور کوئی فصل کاشت نہ کر سکیں وہاں زمین کی حالت کی مناسبت سے مختلف درخت لگا کر فصلوں سے زیادہ آمدنی حاصل کی جا سکتی ہے۔ درخت سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچاتے ہیں۔ درختوں کی ہر سال کی پت جھڑ سے زمین کی زرخیزی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ان کی موجودگی بارش کی مقدار میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ یہ گھر بستی قصبہ شہر کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں۔ اسی لئے درختوں کو زمین کا زیور کہا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں ہر سال دو دفعہ ہفتہ شجر کاری منایا جاتا ہے۔ اگست اور ستمبر کے مہینے اس سلسلے میں بہترین ہیں اس لئے ہم سب کو اس موسم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے درخت لگا کر قوم اور ملک کی خدمت میں حصہ لینا چاہئے۔ ویسے بھی درخت لگانا ایک صدقہ جاریہ اور کار ثواب ہے اس لئے بھی ہمارے لئے ازحد ضروری ہے کہ ہم سب بحیثیت قوم درخت لگانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

پودے لگانے سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ آپ جس زمین میں پودا لگانا چاہتے ہیں اس کے طبعی خواص کیا ہیں۔ آیا زمین میں کلر یا شور تو زیادہ نہیں۔ آیا زمین ریتلی ہے یا چکنی مٹی پر مشتمل ہے۔ یا میرا ہے۔ پھر اس کے مطابق پودے کا انتخاب کیا جائے۔ ایسی زمین کوئی نہیں جس میں کوئی نہ کوئی درخت نہ لگایا جا سکے۔ ذیل میں مختلف علاقوں اور مختلف قسم کی زمینوں کے لئے درختوں کی اقسام درج ہیں۔ آپ ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق پودے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

سیم زدہ علاقے سفیدہ' امرود' بید' پاپلر' ارجن' بکائن۔

میدانی شور زدہ زمین فراش' ولایتی جنڈ' کیکر' ڈھاک' جامن' سفیدہ۔

خشک صحرائی علاقے جنڈ' پھلاہی' بیر' ببول' ون' فراش۔

اونچے پہاڑی علاقے کیل' چیل' بودار' اخروٹ' سیب' چنار' چلغوزہ۔

دامان کوہ شیشم' سفیدہ' جامن' ریٹھا' آملہ' بکائن' تن' نیم' توت' ولو۔

میدانی علاقے (چاہی یا نہری پانی) شیشم' توت' نیم' ارجن' شریں' جامن' املتاس' سنبل' بکائن' پیپل' بڑ' ڈھاک' کیکر

اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ جہاں زمین سیم تھور کا شکار ہو وہاں کیکر' فراش' ارجن یوکلپٹس لگانے چاہئیں۔ جہاں پانی کھڑا ہو وہاں ولو (Willow) زیادہ کامیاب رہیں گے۔ اسی طرح میرا زمین میں شیشم سب سے موزوں قسم ہے۔

درخت لگانے کے لئے سب سے پہلے گڑھا تیار کرنا چاہئے گڑھے کا عام سائز ۲ ضرب ڈیڑھ ضرب ایک ہونا چاہئے۔ یہ بہتر ہے کہ جہاں پودے لگانے مقصود ہوں وہاں گڑھے کچھ عرصہ پہلے نکال لینے چاہئیں۔ تاکہ ان میں ہوا اور سورج کی روشنی اپنا اثر چھوڑے۔ جب پودا لگانا ہو تو مٹی کا کچھ حصہ واپس گڑھے میں ڈال کر پھر پودا لگانا چاہئے تاکہ پودے کی جڑیں آسانی سے اپنی جگہ بنا سکیں پودا سیدھا گڑھے میں رکھ کر مٹی جو اس گڑھے میں سے نکالی گئی تھی۔ واپس ڈال کر اچھی طرح دبا دینی چاہئے۔ تاکہ زیادہ ہوا کی بدولت پودے کی جڑیں خشک نہ ہونے پائیں۔ گڑھے کو مٹی سے مکمل طور پر نہ بھرنا چاہئے بلکہ تقریباً چھ انچ جگہ خالی رہنی چاہئے۔ جس میں آب پاشی کا پانی کھڑا ہو سکے۔ پھلدار پودوں کے لئے ایک تہائی حصہ گوبر وغیرہ یا گلی سڑی قدرتی کھاد بھی ملا لینی چاہئے۔

پودے لگانے کے بعد فوری طور پر پانی دینا چاہئے۔ گرم اور نیم گرم علاقوں میں ہفتے دس دن کے بعد ایک آب پاشی ضرور کرنی چاہئے اور یہ سلسلہ موسم گرما میں جاری رکھنا ضروری ہے البتہ پہاڑی علاقوں میں جہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں وہاں پانی دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن وہاں بھی اگر بارش میں دیر ہو جائے تو نئے لگائے ہوئے پودوں کو پانی مہیا کرنے کی کوشش ضروری ہے۔

درخت لگا دینا ہی کافی نہیں اصل چیز ان کی حفاظت ہے لہذا درختوں کو لگانے سے پہلے ہی منصوبہ بندی کر لینی چاہئے کہ لگانے کے بعد ان کی حفاظت کا کیا بندوبست ہو گا۔ درختوں کے سب سے بڑے دشمن بکری اور اونٹ ہیں۔ اس لئے ان سے درختوں کی حفاظت ازحد ضروری ہے۔ درختوں کے ارد گرد کسی قسم کی باڑ کرنے سے ان کی کافی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ باڑ کی وقتاً فوقتاً مرمت کی فکر بھی کرنی چاہئے۔ تین سال تک درخت عموماً اتنا ہو جاتا ہے کہ اسے پھر باڑ کی ضرورت نہیں رہتی۔ جہاں دیمک زیادہ ہو وہاں پودوں کو پانی زیادہ دینا چاہئے اور زمین میں دیمک مار دوائی ڈالنی چاہئے۔ جس کے لئے محکمہ زراعت یا محکمہ جنگلات کے قریبی دفتر سے صلاح مشورہ کیا جا سکتا ہے۔ شعبہ تحفظ اراضیات (محکمہ زراعت پنجاب) بارانی علاقہ جات کے کاشتکاران کے رقبہ پر حکومتی اخراجات پر شجر کاری کراتا ہے۔ ان میں راولپنڈی' اٹک' جہلم' گجرات' سیالکوٹ' چکوال' خوشاب' میانوالی' ڈیرہ غازی خان' راجن پور۔ اضلاع کے بارانی علاقہ جات شامل ہیں اور حکومت اس سلسلے میں ۱۰۰ فی صد امداد مہیا کرتی ہے۔ بارانی علاقہ جات کے کاشتکاران کو حکومت کی اس امداد سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اپنی زمینوں کو بردگی کے اثرات سے محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ تو بغیر خرچہ کے اپنی آمدنی میں بھی اضافہ کرنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں وہ تحفظ اراضیات کے نزدیکی دفتر سے رابطہ کر کے اپنے رقبہ جات پر شجر کاری کرائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

اگر ہم میں سے ہر ایک تہیہ کر لے کہ ہر سال ایک پودا لگا کر اسے پروان چڑھائیں گے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بارہ کروڑ پودے ہر سال لگا کر کامیاب کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح ہم نہ صرف اپنی نسلوں کے لئے بہتری کا کام کر رہے ہوں گے بلکہ ساری دنیا کی اس میں بہتری ہو گی۔ اور ہم ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں دنیا کو کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تحفہ دینے کی بجائے زندگی بخش آکسیجن کا تحفہ دے رہے ہوں گے۔

بقیہ صفحہ ۴

کرونگا صرف چوری کر لیا کروں گا۔ اس ایک نقص کا تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بغاوت ہے۔ اور بغاوت معاف نہیں ہوا کرتی۔ معاف غلطی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک طالب علم کہے کہ میں ایک سوال کا جواب نہیں دونگا تو اسے سکول سے نکالا جائے گا۔ کیونکہ اس نے ممتحن کی ہتک کی۔ لیکن اگر وہ ایک آدھ سوال نہ کر سکے تو اس وجہ سے اسے کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

اب یہ سوال ہے کہ کیا اخلاق کی اصلاح بھی ممکن ہے۔ گو عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ ممکن ہے مگر اپنے معاملہ میں آ کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا اسی مجمع میں جس سے پوچھو کہ اخلاق درست ہو سکتے ہیں تو کہے گا ہاں ضرور ہو سکتے ہیں اور اگر کہو تم نے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے تو کہے گا میں نے بہت زور لگایا ہے مگر کچھ نہیں بنتا۔ عام طور پر تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ دوسروں کے لئے بری رائے ظاہر کرتے ہیں اور اپنے لئے اچھی۔ مگر اس معاملہ میں الٹ ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے اچھی رائے ظاہر کرتے ہیں اور اپنے لئے بری۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے یاددہانی کراؤ۔ یاددہانی سے فائدہ ہوتا ہے کے معنی ہیں کہ تو لوگوں کو نصیحت کر اور نصیحت ہمیشہ ہی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ پس قرآن کریم (-) کے ماتحت اخلاق کی اصلاح ہر حالت میں ہو سکتی ہے۔

وہ دردمندوں کی دعاؤں کو سن لیتا ہے

وہ دردمندوں کی دعاؤں کو سن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہو گا۔ اگر تھک جائے گا تو نری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بدظن ہو کر سلب ایمان کر بیٹھے گا مثلاً ایک شخص کو اگر کہا جائے کہ تو اس زمین کو کھود خزانہ نکلے گا مگر وہ چار ہاتھ کھودنے کے بعد اسے چھوڑ دے اور دیکھے نہیں نکلا تو وہ اس نامرادی اور ناکامی پر ہی نہ رہے گا بلکہ بتانے والے کو بھی گالیاں دے گا حالانکہ یہ اس کی اپنی کمزوری اور غلطی ہے جو اس نے پورے طور پر نہیں کھودا۔ اسی طرح جب انسان دعا کرتا ہے اور تھک جاتا ہے تو اپنی نامرادی کو اپنی سستی اور غفلت پر تو حمل نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے اور آخر بے ایمان ہو جاتا ہے اور آخر دہریہ ہو کر مرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روانڈا/ نسل کشی کے ذمہ داروں کی فہرست کی تیاری

روانڈا کی موجودہ حکومت سابق حکومت کے ان افراد کی ایک فہرست تیار کر رہی ہے۔ جو نسل کشی کے ذمہ دار ہیں۔ یہ فہرست اقوام متحدہ کی درخواست پر تیار کی جارہی ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو مہاجرین سے نکالا جائے اور ان پر نسل کشی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ بات روانڈا کے صدر پاسٹر بزی مینگو نے بتائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت کے قاتلوں اور فوجیوں کی یہ لسٹ زیر تیاری ہے اور اس کی تیاری کا فیصلہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی کے ساتھ دو روز قبل ملاقات میں کیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پہلے قتل عام کیا تھا اور اب مخالفانہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں تاکہ لاکھوں مہاجرین وطن واپس نہ جائیں اور ان کو ڈرایا جائے کہ ان سے انتقام لیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا تھا کہ وہ سابق حکومت کے ان اہلکاروں کی فہرست بنا رہے ہیں جو مہاجرین کو واپس نہ جانے دینے کے ذمہ دار ہیں۔ ان لوگوں نے روانڈا کے جنوب میں موجود لوگوں کو اس پر ابھارا کہ وہ زائیرے کے جنوب مشرقی علاقے میں ہجرت کر جائیں ورنہ ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس پراپیگنڈے کے نتیجے میں فرانسیسی فوج کی واپسی کے بعد مہاجرین کی نئی لہر زائیرے کی طرف روانہ ہوئی تھی۔ اور زائیرے نے جواباً اپنی سرحد بند کردی تھی۔

سابق حکومت کے جو لیڈر اس وقت زائیرے کے کیمپوں میں موجود ہیں وہ یہ افواہیں اڑا رہے ہیں کہ اگر مہاجرین واپس گئے تو یا تو ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ یا ان کی آنکھیں روانڈا کی تلسی قبیلے کی حکومت نکال دے گی۔

روانڈا کے صدر نے کہا ہے کہ زائیر کی حکومت ان سے تعاون کر رہی ہے اور امید ہے کہ وہ ان لوگوں کو پکڑ کر روانڈا کی موجودہ حکومت کے حوالے کردے گی۔

☆○☆

بوسنیا/ سرب لیڈر کے خلاف مہم

بوسنیا ہرزی گووینا کے وہ سرب جو موجودہ بوسنین سرب حکومت کے حامی نہیں ہیں اور جنہوں نے گذشتہ دو سال سخت مصائب میں گزارے ہیں اب بوسنین سرب لیڈر ریڈووان کراڈزک کے خلاف مہم چلا رہے ہیں تاکہ اس کی سیاسی طاقت کو کم کیا جاسکے۔ کراڈزک تیزی سے اپنے حامی کھو رہا ہے۔ گروہ پھر بھی جنگ پر آمادہ ہے اور امن سمجھوتے کو تسلیم کرنے کے حق میں نہیں ہے۔

بوسنیا سے وفادار سربوں کے اس لیڈر مر کوپی جانوک نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ ہم مسلمانوں اور کروٹس کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ جنگ سے پہلے بوسنیا کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ تھی۔ جس میں سے ۴۰ لاکھ تیس ہزار سرب تھے۔ ان میں سے دو لاکھ حکومت کے زیر قبضہ علاقے میں ہیں۔ ایک لاکھ اسی ہزار سربوں کے زیر کنٹرول یوگو سلاویہ میں مہاجر ہیں جن میں سے بیشتر فرار ہو کر ملک سے نکل گئے ہیں۔ اب بھی لاکھوں لوگ سربوں کے زیر قبضہ ۷۰ فیصد علاقے میں ہیں جو ۲۷-۲۸ اگست کے ریفرنڈم میں امن سمجھوتے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔

سرب صدر مسٹر میلو سیوک اب بھی اس کوشش میں ہیں کہ سرب امن سمجھوتے کو تسلیم کرلیں انہیں امید ہے کہ اس کے بعد عالمی برادری وہ پابندیاں ختم کردے گی جو بطور سزا سربوں پر عائد کی گئی ہیں۔

☆○☆

اسرائیل/ ایران کی مخالفت میں

اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز نے مختلف ممالک سے کہا ہے کہ وہ ایران کو سیاسی اور سفارتی طور پر تنہا کردیں۔ انہوں نے یورپین یونین کی ایران کے ساتھ محدود بات چیت کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ جرمنی کے چار روزہ سرکاری دورے کے آغاز پر اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ "محدود بات چیت" سے کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایران اور یورپین یونین کے درمیان باہمی اعتماد موجود نہیں ہے۔

یہ بات چیت محض ناکامی ہوگی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس کی جگہ ایسی پالیسی وضع کی جائے جو ایران کے تشدد اور دہشت گردی کو ختم کرنے میں مدد دے سکے۔

جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر کلاؤس مینکل نے یورپین یونین کا دفاع کیا۔ اور کہا کہ اس اہم ملک' یعنی ایران' کو بات چیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایران کے ساتھ بات چیت ایک بہت اہم پالیسی ہے اور اس کے نتیجے میں ایران کو کلی طور پر تنہا کردینے کی پالیسی کی نسبت' بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ جرمنی اس سال کے آخر تک یورپین یونین کا صدر رہے۔

اسرائیلی وزیر خارجہ جرمن چانسلر مسٹر ہلمٹ کوھل سے بھی ملیں گے اور جرمن ایران تعلقات کے علاوہ روس سے پلوٹونیم کی سمگلنگ کے معاملے پر بھی غور کریں گے۔ اسرائیل کے یورپین یونین سے تعلقات بھی زیر بحث آئیں گے۔

☆○☆

نائیجیریا/ فوجی قیادت میں تبدیلی

نائیجیریا کی فوجی حکومت جمہوریت پسندوں سے شدت کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ ملک میں ہڑتالوں نے کاروبار زندگی معطل کر کے رکھ دیا ہے۔ نائیجیریا کی حکومت نے اس انتشار کی صورت حال میں آرمی اور نیوی کے سربراہوں کو تبدیل کر دیا ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل الوالی کازیر کی جگہ جنرل محمد کرس علی کو آرمی چیف مقرر کیا گیا ہے۔ اور ایڈمرل مائیک اکیگی کو نیوی کا نیا سربراہ مقرر کیا ہے۔ نائیجیریا کے ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ یہ تبدیلیاں فوری طور پر موثر ہوں گی۔ مگر ٹی وی نے اور کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ آرمی اور نیوی کے دونوں سربراہوں کو ۱۷۔ نومبر ۱۹۹۳ء میں جنرل سانی اباچا کے حکومت سنبھالنے کے فوراً بعد مقرر کیا گیا تھا۔ یہ دونوں افراد گیارہ رکنی عبوری حکمران کونسل کے بھی رکن تھے۔ جو اس وقت ملک میں سب سے زیادہ بااختیار ادارہ ہے۔

اس وقت نائیجیریا شدید سیاسی بحران کا شکار ہے ملک بھر میں ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور جمہوریت پسند یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ مسٹر مشہود ابیولا کو ملک کا صدر بنایا جائے۔ مسٹر ابیولا کو جون ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں کامیاب ہونے والا صدر قرار دیا جاتا ہے۔ ان انتخابات کو فوجی حکومت نے بدعنوانی کے الزامات کے تحت کالعدم قرار دے دیا تھا۔

☆○☆

چین/ ویت نام سرحدی تنازعہ

ایک وقت تھا کہ ویت نام کا سب سے بڑا حمایتی چین تھا جس نے امریکہ کے خلاف ویت ناموں کی طویل اور بہادرانہ جدوجہد میں ان کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ چین کی سرحد اس وقت ویت ناموں کی بہت بڑی پناہ گاہ تھی اور چین سے ان کو بھاری مقدار میں اسلحہ حاصل ہوتا تھا۔

لیکن اب یہ دونوں ملک سرحدی تنازعے میں ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں۔ ویت نام کے دارالحکومت ہنوئی سے ۱۰۰ کلومیٹر دور چین کا سب سے اہم جنوبی درہ واقع ہے جس کو فتح کا جنوبی درہ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ روایتی جگہ ہے جہاں سے چین کی فوجیں حملہ آور ہوتی رہی ہیں۔ اور انہی حملوں کے نتیجے میں چین نے ویت نام پر ایک ہزار سال تک قبضہ جمائے رکھا۔

چین اور ویت نام کے افسران نے ہنوئی میں اپنے شہری اور سمندری بارڈر کے تعین کے لئے ملاقات کی۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ تاہم فریقین نے مزید بات چیت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

ویت نام کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ اس بات چیت سے ہمیں ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملی ہے۔

☆○☆

روس کے باغی

۱۹۹۱ء میں روس کے سابق صدر گورباچوف کے خلاف ناکام بغاوت ہوئی اور اس کے چند ماہ کے بعد سوویت یونین ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اس بغاوت کے ذمہ دار کہتے ہیں کہ یہ بغاوت ایک بہادرانہ اقدام تھی اور اس کا مقصد یہ تھا کہ پورے سوویت یونین کو اکٹھا رکھا جاسکے۔ اور سوویت یونین کی حالت سابق صدر گورباچوف کے دور اقتدار سے بہت بہتر تھی۔ ان لوگوں کو روس کی عدالتوں نے بے گناہ قرار دے کر رہا کر دیا ہے۔ اور اب یہ لوگ ایک بار پھر روسی سیاست میں سرگرم ہونا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف سابق صدر گورباچوف بھی سیاست میں دوبارہ آنے کی تیاری کر رہے ہیں اور خیال ہے کہ وہ روس کے آئندہ صدارتی الیکشن میں کھڑے ہوں گے۔ سابق باغی جو اب رہا ہو چکے ہیں عوام میں حمایت حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

☆○☆

بنیادی طور پر حسن خلق ہے جو حقیقت میں قوموں کو زندہ کیا کرتا ہے اور حسن خلق ہی ہے جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ دلائل اور مسائل سے دنیا نہیں جیتی جاسکتی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رانا اعجاز علی صاحب صدر حلقہ ناصر آبادی ایک حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں اور دو پسلیاں ٹوٹ گئیں ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

○ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب (وفات یافتہ) ان دنوں بہت بیمار ہیں اور کمزور ہو چکی ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ والدہ مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نیویارک امریکہ ۱۲۔ اگست ۹۴ء ڈسکہ کے قریبی گاؤں کھکھانوالہ میں نہایت مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اپنے گاؤں میں اکیلی احمدی تھیں۔ متقی اور باحوصلہ خاتون تھیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

قائدین و ناظمین تحریک جدید توجہ فرمائیں

○ قائدین اضلاع و مجالس مورخہ ۲ تا ۹ ستمبر ۹۴ء ہفتہ تحریک جدید منائیں۔ اس ہفتہ میں:

۱۔ وہ مجالس جن کے وعدہ جات ابھی تک مرکز نہیں پہنچے وہ اس ہفتہ میں وعدہ جات کی فہرستیں دفتر خدام الاحمدیہ بھجوائیں۔
۲۔ ہر مجلس میں تحریک جدید کی اہمیت پر تقاریر کروائیں۔
۳۔ معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائیں۔
۴۔ اس ہفتہ میں سیکرٹری صاحب جماعت کے ساتھ تعاون کر کے وصولی کی طرف بھرپور توجہ دیں۔
۵۔ اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام
دو کسوف و خسوف کا

مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی خدام "کسوف و خسوف" کی آخری تاریخ بڑھا کر یکم ستمبر کر دی گئی ہے۔ خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۲۱ میں میاں حفیظ احمد ولد مکرم میاں غلام احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل موتی بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سرمایہ تجارت ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل موتی بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ میاں غلام احمد وصیت نمبر ۱۰۳۸۲ والد موصی گواہ شد نمبر۲ میاں مبشر احمد ولد برکت علی احمدیہ منزل وزیر آباد۔

مسل نمبر ۲۹۶۲۲ میں طاہرہ صدیقہ زوجہ مبشر احمد بٹ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۹ تولہ مالیتی ۴۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۱۰۰۰۰ روپے (۳) زرعی اراضی برقبہ ۳۱ ایکڑ ۸ گھنٹے مالیتی تین لاکھ کا ۱/۷ حصہ مالیتی ۵۱۴۲۹.۰۰ روپے (۴) زرعی اراضی برقبہ ۵ کنال جس میں ۴ کنال فروخت شدہ رقم قابل وصولی کا ۱/۷ مالیتی ۸۳۱۴.۰۰ روپے (۵) زرعی اراضی برقبہ ۱۴ کنال جس میں ۴ کنال فروخت شدہ رقم قابل وصولی کا ۱/۷ مالیتی ۴۲۸۵۷.۰۰ روپے (۶) پلاٹ نمبر ۲۰/۷ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دار النصر ربوہ مالیتی ۳۵۰۰۰.۰۰ روپے (۷) نقد رقم =/۱۰۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۲۰۲۶۰۰.۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور ۳۲۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ صدیقہ C/O چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کوارٹر نمبر۳ تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مبشر احمد بٹ گواہ شد نمبر۲ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد کوارٹر نمبر ۳ تحریک جدید۔

مسل نمبر ۲۹۶۲۳ میں رضیہ بیگم بیوہ منور احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۴۳ دار العلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ۱۴/۴۳ و پلاٹ ترکہ خاوند کا ۱/۸ حصہ مالیتی ۲۳۰۰۰.۰۰ روپے جس کے وارث میں خود میرے چھ بیٹے چار بیٹیاں ہیں (۲) زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی ۹۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۹۵ روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ بیگم صاحبہ ۱۴/۴۳ دار العلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبد اللطیف وصیت نمبر ۲۱۹۱۷ گواہ شد نمبر۲ غلام مصطفیٰ خان ولد مولوی منشی محمد خان ۵۰/۱۱ دار العلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۶۲۴ میں عبد الرحمان صاحب ولد چوہدری نواب الدین صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۱ دار الصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷- ایں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ایک کنال مالیتی اندازاً پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۲۲ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الرحمان ۶/۱ دار الصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲ گواہ شد نمبر۲ چوہدری محفوظ الرحمان وصیت نمبر ۳۸۹-۷

پتہ درکار ہے

○ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۳۸ سال ۹۱/۹۰ میں کوئٹہ میں تھے ان کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹینسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ۔ اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لجنہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس: 92-04524-212299

خبریں

ربوہ : 27 اگست-1994ء
بادل چھائے ہیں۔ گرمی کچھ کم ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی حکومت نے اپنی وزارت خارجہ کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف عالمی سطح پر رائے عامہ تیار کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر مہم شروع کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اعلیٰ حکام کے غیر ملکی دوروں کے علاوہ پارلیمانی وفود کی تشکیل اور انسانی حقوق کی عالمی انجمنوں سے رابطے کے لئے تجاویز مرتب کر لی گئیں ہیں۔ اس مہم کا مقصد پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینا ہے۔ پاکستان حکومت نے جواباً اپنی حکمت عملی تیار کر لی ہے اور امریکہ میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی کو فوری طور پر اعلیٰ امریکی حکام سے ملاقاتیں کرنے کی ہدایت کی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ پاکستان کی جانب سے کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ اور بھارت کی طرف سے اس کی مخالفت بتاتی ہے کہ پاکستان کشمیر میں کوئی فوجی مداخلت نہیں کر رہا۔

○ وفاقی دارالحکومت میں متعین غیر ملکی سفارت کار حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر نواز شریف کے ایٹم بم کے بارے میں بیان میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ مختلف ممالک اپنی اپنی حکومتوں کو معلومات اور رپورٹیں بھیج رہیں ہیں۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک عہدیدار نے کہا ہے کہ نواز شریف کے بیان سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد ممالک کی "واچ لسٹ" میں رکھنا درست تھا۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف نے ایٹم بم کی بات قومی مفاد میں ڈٹ کر کی ہے۔

○ بھارتی وزیراعظم نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم کے بیان سے اب پاکستان کٹہرے میں کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت جب چاہے فوری طور پر ایٹم بم تیار کر سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے اراکین پارلیمنٹ سے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم ہر خطرے سے نبٹ سکتے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جب نواز شریف وزیر اعظم تھے اس وقت ہم نے ان سے ایٹم بم کے بارے میں اعلان کرنے کو کہا تھا لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اگر ایسا کیا تو امریکہ ناراض ہو جائے گا۔ نواز شریف اس سے پہلے جماعت اسلامی کو دس کروڑ روپے دینے کی بھی تردید کر چکے ہیں جو عدالت کے ریکارڈ میں ہے اور اب الزام بھی لگا رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ انہوں نے پہلے جھوٹ بولا تھا یا اب؟

○ بلوچستان میں ایک سیلابی ریلے میں شادی سے واپس آنے والی بارات کی بس بہہ گئی جس سے ۳۰۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ بس سوئی سے ڈیرہ بگٹی جارہی تھی۔

○ لاہور اور نارووال کے درمیان بارشوں سے ریلوے لائن زیر آب آجانے کی وجہ سے گاڑیوں کی آمدورفت معطل کر دی گئی ہے۔ بدوملہی کے قصبہ میں حالیہ موسم برسات میں آٹھویں بار پانی داخل ہو گیا ہے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام فضل الرحمان گروپ نے حکومت میں باقاعدگی سے شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر اور مشیر بنانے کے لئے اپنے اراکین کا انتخاب کیا جارہا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے لئے بھی تین نمائندے نامزد کئے جائیں گے۔

○ ایک بھارتی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کشمیری مجاہدین کے گروپوں میں اپنے خفیہ ایجنٹ داخل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے ان ایجنٹوں کی مخبری سے حریت پسندوں کے کئی چوٹی کے لیڈر شہید کئے جا چکے ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میں دوبارہ وزارت عظمیٰ کے عہدے کا امیدوار نہیں ہوں۔ میری لڑائی وزارت عظمیٰ کے لئے نہیں پاکستان کی بقا کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا میں مسلم لیگ کو ایک کرنے کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہوں۔ اس موقعہ پر مختلف مقررین نے کہا کہ ایٹم بم کی موجودگی کا اعلان وقت کی ضرورت تھی۔ اب ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ تحریک نجات بری طرح ناکام ہو گی۔ کسی کو امن وامان خراب نہیں کرنے دیں گے۔ انہون نے بتایا کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی قائم کرنے اور دہشت گردوں کو غیر مسلح کرنے کے لئے کمیٹی بنادی ہے۔ اپوزیشن کو بھی اس کمیٹی میں شرکت کی کھلی دعوت ہے۔ اب جرائم پیشہ افراد اور تخریب کاروں سے آہنی ہاتھ سے نبٹا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم آزادی صحافت کو رول بیک نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دوست ممالک ہم سے بددل ہو چکے ہیں۔ کشمیر' ایٹمی پروگرام اور قومی ترقی کو رول بیک کیا جارہا ہے۔ ترکی' چین' ایران اور افغانستان ہماری منافقانہ پالیسی کی وجہ سے کشمیر پر غیر جانبداری کا اظہار کر رہے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق پر حملے کے خلاف ملک بھر میں سپاہ صحابہ نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ مولانا فاروقی نے کہا ہے کہ اگر حملہ آوروں کے خلاف کارروائی نہ ہوئی تو تھانوں کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ لاہور میں شاہراہ قائداعظم پر ٹریفک معطل کر دی گئی۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔

○ مسٹر نواز شریف کے داماد کیپٹن صفدر کو جو سول سروس اکیڈمی میں ٹریننگ حاصل کر رہے تھے فوری طور پر معطل کر کے او ایس ڈی بنا دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور افسران کو بھی او ایس ڈی بنایا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ ان کو قواعد نرم کر کے ڈسٹرکٹ مینیجمنٹ گروپ میں شامل کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم ستمبر کے وسط میں مراکش اور سپین کا دورہ کریں گی۔ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے خود مختار فلسطینی علاقے کا دورہ اس لئے ملتوی کیا ہے کہ اس کے لئے انہیں اسرائیل سے اجازت لینا پڑنی تھی۔ جبکہ پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت بمشکل اس سال تک چلے گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں جماعتیں اپنی ساکھ کھو چکی ہیں انہوں نے کہا کہ میں آئندہ الیکشن آزاد حیثیت میں لڑوں گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ایٹم بم نہیں ہے۔ لیکن فوراً بنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں علیحدگی کی کوئی تحریک نہیں چل رہی۔ کشمیری حریت پسندوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھارت کے غلام نہیں رہنا چاہتے۔

○ امریکی سینیٹر لیری پریسلر نے کہا ہے کہ اب کوئی شبہ میں نہ رہے۔ نواز شریف نے سچ اگل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے وہی کہا ہے جو میں برسوں سے جانتا تھا۔

○ جمعرات کے روز قومی اسمبلی میں پھر ہنگامہ ہو گیا اور سپیکر کے کہنے کے باوجود گوہر ایوب نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اسفندریار ولی اور وزیر قانون اقبال حیدر میں بھی تلخ کلامی ہوئی جس سے قومی اسمبلی کا ماحول پھر کشیدہ ہو گیا۔

○ سابق چیف آف سٹاف جنرل ریٹائرڈ اسلم بیگ نے کہا ہے کہ کسی بھی حکومت نے ایٹم بم بنانے کا فیصلہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کا بیان خالصتاً سیاسی ہے۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ پہلے جھوٹ بولا یا اب بول رہے ہیں۔

○ ائرمارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اتنی بڑی بات نہیں کی جتنا شور مچایا جا رہا ہے۔

○ مسلم لیگ (ف) کے سربراہ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد فاتح جلال آباد کے بعد میاں نواز شریف نے ایٹمی پالیسی کے متعلق بیان دے کر پاکستان کے خلاف بین الاقوامی سازش میں تیسرے سلطانی گواہ کا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی پالیسی کے متعلق پاکستان اور حکومت پاکستان کا موقف بالکل واضح ہے۔ لیکن میاں نواز شریف نے اس پالیسی سے انحراف کر کے کس کی خدمت کی ہے اس کا فیصلہ عوام خود کریں۔

○ پاکستان کے ایٹم بم کے متعلق نواز شریف کے بیان پر جو تبصرے برطانوی اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ان کے مطابق اس بیان سے داخلی سیاسی جنگ سرحدوں تک پھیل گئی ہے۔ تاہم نواز شریف کا بیان بینظیر حکومت کو پریشان کرنے کی ایک اور مایوسانہ کوشش ہے۔

GOOD NEWS

بستم خدا تعالےٰ
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان

ہوالشافی
بہتر تشخیص ...... مناسب علاج
جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S.–R.H.M.P.
کلینک کے اوقات
صبح 10 تا 1
شام مغرب تا عشاء
جرمنی و فرانس کے تمام ہومیو پیتھک کوسنز مثلاً L، M، PK، R نمبر اب سیل بند پیکنگ کے علاوہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں
جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
3- بلال مارکیٹ - ربوہ
فون کلینک (04524) 212399
فون گھر (04524) 211399